ترجمان الحدیث

# چودھری عبدالحمید کمبوہ رحمۃ اللہ علیہ

حافظ عزیز الرحمٰن
مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ

اللہ کے برگزیدہ بندوں میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے فضل و مرتبے سے اگرچہ خلق خدا متعارف نہیں ہوتی لیکن وہ اپنے رب کی بندگی وعبادت اوراس کے دین کی سرفرازی کواپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں اور اخلاص کا پیکر بنتے ہوئے اپنا سب کچھ اسی کی راہ میں لگادیتے ہیں ایسے ہی منتخب لوگوں میں ہمارے بزرگ محترم ومکرم چودھری عبدالحمید کمبوہ صاحب بھی تھے جو 23 فروری جمعۃ المبارک کی شب 75 برس کی عمر میں اس دارفانی سے کوچ کرگئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) بزرگ محترم عقیدہ توحید میں راسخ ہونے کے ساتھ ساتھ متبع سنت بھی تھے ان کی ساری زندگی انہی دو بنیادی اصولوں پر کاربند رہنے اور عملی طور پر اس کے تقاضوں کو پورا کرنے میں بسر ہوئی دین اسلام جس کا دوسرا نام بقول شیخ الاسلام والمسلمین مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ ''مسلک اہلحدیث'' ہے کی خدمت' ترویج واشاعت کے لئے اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں لگادیا'' باباجی'' مرحوم تقویٰ و پرہیزگاری' عاجزی وانکساری میں اپنی مثال آپ تھے ذات پات میں بلند ہونے اور علاقہ بھر میں اثر ورسوخ رعب ودبدبہ رکھنے کے باوجود ظاہر وباطن کبر وریا سے پاک اور مبرا تھا وضع قطع میں شریعت وسادگی کا دامن ساری زندگی نہ چھوڑا۔ نماز پنجگانہ کی باجماعت ادائیگی۔ ادعیہ مسنونہ کا اہتمام رمضان المبارک کے مہینے میں صیام وقیام آخری عشرے میں اعتکاف کا اہتمام ساری زندگی کا معمول رہا' بزرگ علیہ الرحمہ کے معمولات میں تلاوت قرآن بالخصوص شامل رہی بلکہ بندہ ناچیز نے ان کو ہمیشہ ترجمہ وتفسیر والے مصحف سے ہی تلاوت کرتے دیکھا جو مرحوم کے قرات قرآن کے ساتھ ساتھ قرآن کے معانی ومفاہیم پر گہری نظر رکھنے کی بین دلیل ہے ان کے تفسیر قرآن کے مطالعہ کی رغبت وشوق کی ایک مثال ملاحظہ ہو کر جب والدگرامی کے پاس تفسیر عثمانی کے چند نسخے تقسیم کے لئے آئے تو والدگرامی حفظہ اللہ نے مذکورہ تفسیر میں بعض

تفسیری مباحث کے محل نظر ہونے کی بنا پر صرف علمائے کرام کے لئے ہی اس کی تقسیم کا انتخاب کیا لیکن بزرگ علیہ الرحمہ نے اس کے مطالعہ کی بھی خواہش کا اظہار کیا اور اسے والد گرامی سے حاصل بھی کیا اس کے علاوہ دیگر دینی کتب ورسائل بھی اکثر ان کے زیر مطالعہ رہتے بالخصوص محسن اہلحدیث مولانا اسحاق بھٹی علیہ الرحمہ کی کتب کا مطالعہ کرنے میں بہت باذوق تھے دوران مطالعہ اگر کوئی بات فہم سے بالاتر ہوتی تو اسے ذہن نشیں رکھتے اور ملاقات ہونے پر والد گرامی سے اول فرصت ہی میں اس کے بارے پوچھ لیتے۔ عقیدہ توحید وسنت سے اس قدر لگاؤ اور محبت تھی کہ چند سال قبل گاؤں میں ایک مسیحی نوجوان نے حقانیت اسلام سے متاثر ہوکر اسلام قبول کر لیا تو بزرگ علیہ الرحمہ نے اس کی صحیح نہج کی طرف راہنمائی کی اور اسے کہا کہ دیکھو مسلک وہ اختیار کرنا جو کتاب وسنت والا ہو ایسا نہ ہو کہ قبول اسلام کے بعد بھی توحید وسنت والا رستہ نہ ہو اور عیسائی مذہب کی بدبو باوجود مسلمان ہونے کے تم سے آتی رہے اسی طرح اگر راستے سے گزرتے ہوئے کہیں سے ان کے کان میں خلاف شرع کوئی بات پڑجاتی تو فوراً پلٹ کر اس آدمی کے پاس آتے اور اس کی تسلی وتشفی فرمادیتے۔

والد گرامی حفظہ اللہ نے جب اپنے آبائی گاؤں میں مسجد اہل حدیث بنانے کا منصوبہ شروع کیا تو انہی کے فرزندان کے ساتھ مل کر اس کو شروع کیا۔ کیونکہ اس سے پہلے گاؤں میں کوئی اہل حدیث کی مسجد نہ تھی میرا پروردگار ہر اس شخص کو دنیا وآخرت میں جزائے خیر سے نوازے جو اس کی شان و رحمت کے لائق ہے۔ جس نے اس منصوبے کی تکمیل میں کسی بھی لحاظ سے حصہ ڈالا لیکن تعاون کے حوالے سے سبقت ومداومت جس گھرانے کے حصے آئی وہ چوہدری عبدالحمید کمبوہ کا گھرانہ تھا اور ہے مسجد کی تعمیر وبنیاد سے پہلے ہی مخالفین نے فتنہ وفساد کی فضاء قائم کردی اور ہر شرپسند عنصر نے اپنی بساط کے مطابق اس میں حصہ ڈالا ایسے حالات میں بھی جبکہ لوگ اپنے آپ کو ایسی صورتحال سے بچا کر ہی رکھتے ہیں خواہ وہ کام وہ منصوبہ حالات کی نزاکت کے باوجود کتنا ہی عظیم کیوں نہ ہو۔ ایسے حالات میں بھی بابا جی مرحوم نے اپنی اولاد کو اس مشن سے نہیں ہٹایا اور نہ ہی خود ہٹے بلکہ مسجد کی تعمیر وترقی کے لئے نوجوانوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہوئے اور اس کی خاطر نوجوانوں کے برابر اپنے خون اور پسینے کو گرایا۔ ان کے ساتھ ہمدردی وخیر خواہی کا دم بھرنے والے لوگ اس دوران

بار ہا ان کے گھر گئے اور کہتے کہ تمہارے لڑکے اس مولوی (والد صاحب) کے ساتھ ہر وقت رہتے ہیں جبکہ وہ کسی دوسری برادری سے تعلق رکھتا ہے اور تمہاری برادری اور ہے اس لئے تمہارے بیٹوں کا تعلق اس کے ساتھ جچتا نہیں اور یہ بھی کہتے کہ تمہارے لڑکے اس کے ساتھ مخالفین کے مقابلے میں پیش پیش رہتے ہیں جو کسی خطرے سے خالی نہیں لہٰذا تم اپنے لڑکوں کو ایسا کرنے سے روکو اور اس کے ساتھ تعاون کرنے سے باز رکھو لیکن بزرگوار نے لوگوں کی پرواہ کیے بغیر اپنے آپ کو اور اپنے بیٹوں کو اسی رستے پر چلائے رکھا جس کا ثمر آج اس گاؤں میں شجرہ طیبہ کے اس سایہ کی صورت میں دیکھا جا سکتا ہے۔ جس سے اہل علاقہ کی کثیر تعداد مستفید ہو رہی ہے والحمد لله علی ذالک جب مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا تو ان کے فرزندان دن بھر مسجد کی تعمیر میں لگے رہتے اور رات کو مسجد کی پہرہ داری بھی کیا کرتے ایک مرتبہ کسی راہ گیر کا وہاں سے گزر ہوا جو تھا تو اجنبی لیکن مسجد کی تعمیر میں مگن ان جوانوں کو دیکھ کر بول اٹھا کہ اگر جنت اللہ نے ان کو عطا نہیں کرنی تو پھر کس کو دے گا۔ ''بابا جی'' مرحوم کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ گاؤں میں مسجد کا معاملہ ہو یا کوئی اور دینی پروگرام جب بھی ان سے کوئی رائے طلب کی گئی تو ہمیشہ اپنے حکیمانہ مشورے کو خاطر میں لانے کی بجائے نوجوانوں کے جذبات کی قدر کرتے۔ ضعیف العمری کے باوجود دینی پروگراموں اور جماعتی اجلاسوں میں ان کی شرکت بھرپور رہتی بلکہ قرب و جوار میں ہونے والی کانفرنسوں میں شرکت کے لئے اگر سواری میسر نہ ہوتی تو پیدل ہی چلے جاتے راقم خود اس بات کا شاہد ہے ان کے اپنے گاؤں میں بھی قریبا چودہ سال مسلسل کانفرنسز کا انعقاد انہی کے زیر سایہ اور زیر نگرانی ہوتا رہا جس میں ملک بھر کے جید علماء تشریف لاتے رہے کانفرنس میں شرکت کرنے والے علماء اور سامعین کا کھانا اپنے گھر ہی میں تیار کرواتے بہر کیف یہ سب کچھ ان کی جماعت و مسلک کے ساتھ والہانہ محبت و عقیدت پر دلالت کرتا ہے اپنی زندگی میں بہت سارے علماء و بزرگان کے ساتھ میل ملاقات اور روابط کا رشتہ قائم رہا جن کا تذکرہ طوالت مضمون کے ڈر سے نہیں کیا جا رہا اسی طرح علماء کی کثیر تعداد سے بالمشافہ استفادہ کا شرف بھی انہی کے حصے آیا۔ فوت ہو جانے والے علماء کے جنازوں میں شرکت کرنا بھی ان کے اوصاف میں سے ایک وصف تھا بلکہ محدث العصر حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ کے

جنازے میں شرکت کے لئے راقم بزرگ مرحوم کی معیت میں ہی گوجرانوالہ گیا تھا شاید اللہ رب العزت نے ان کی دین' مسلک اور علماء کے ساتھ لگن ہی کی بدولت ان کے جنازے میں علماء کی کثیر تعداد کو جمع کر دیا جبکہ جمعۃ المبارک کے روز جس وقت میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی ایسے وقت میں علماء وخطباء کا شرکت کرنا بہت دشوار تھا۔ کیونکہ نماز جنازہ بعد نماز جمعہ ادا کی گئی

نماز جنازہ والد گرامی حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی متعنا اللہ بطول حیاتہ نے پڑھائی اور قبر پر دعا حکیم علامہ ابراہیم طارق حفظہ اللہ تعالیٰ نے کروائی دعا ہے کہ اللہ کریم مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کے ساتھ ساتھ استقامت کے ساتھ دین کے رستے پر چلنے کی توفیق بخشے (آمین)


## ادارہ تبلیغ اسلام (جام پور) کی طرف سے **اھم اعلان**

## دس دینی کتابیں مفت منگوائیں

جامعہ محمدیہ رجسٹرڈ (جام پور) کے شعبہ نشر واشاعت' ادارہ تبلیغ اسلام کی طرف سے درج ذیل اصلاحی وتبلیغی دس عدد کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں۔

(1) عذاب قبر میں مبتلا اور اس سے محفوظ رہنے والے لوگ
(2) ایصال ثواب' جائز اور ناجائز صورتیں
(3) غیبت کے نقصانات اور چغل خور کا انجام
(4) توبہ' معنی حقیقت' فضیلت وشرائط
(5) دم ذریعہ علاج کتاب وسنت کی روشنی میں
(6) اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے
(7) توحید کے عنوان پر اہم کتاب التوحید
(8) شادی بیاہ کے مسنون طریقے
(9) اللہ تعالیٰ سے دعائیں اور التجائیں
(10) پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں

خواہش مند حضرات مبلغ پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت منگوائیں!

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل مدلل فور کلر اور جاذب نظر سات اشتہارات کا مکمل سیٹ صرف بیس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے زیر انتظام مساجد میں آویزاں کریں۔ یہ اشتہارات مسائل حقہ کی ترویج کا بہترین ذریعہ ہیں۔

......نوٹ لٹریچر کی ترسیل پندرہ شعبان تک جاری رہے گی۔ ان شاء اللہ......

**منجانب محمد یٰسین راہی (مدیر ادارہ تبلیغ اسلام' جام پور ضلع راجن پور پنجاب' پاکستان) موبائل نمبر 0333-8556473**